تنقید و تبصرہ

نام کتاب : ابوالکلام و عبدالماجد (ادبی معرکہ)
مرتب : ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری
صفحات : ۱۴۴ - قیمت ۴۰/ روپے
ناشر : ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان، کراچی ۷۵۸۰۰

مولانا عبدالماجد دریاآبادی اپنے عہد شباب میں فلسفہ کی طرف راغب تھے۔ وہ معقولات کو دین اور وجدان پر فوقیت دیتے تھے۔ اسی عہد الحاد میں انھوں نے ایک علمی کارنامہ یہ انجام دیا کہ "فلسفہ جذبات" پر ایک کتاب لکھنی شروع کی اس وقت وہ اصطلاحات کے مسئلہ سے دوچار ہوئے۔ اردو میں چونکہ متعدد زبان کے الفاظ دخیل ہیں اور اپنے اصل معنوں اور مفہوم سے مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہیں اس لیے اہل علم کے لیے موقع و محل کے لحاظ سے درست، جائز اور جامع لفظ تلاش کرنا مشکل مرحلہ بن جاتا ہے اسی دشواری سے مولانا دریاآبادی بھی دوچار ہوئے۔ انھوں نے نہایت مستحسن اقدام یہ کیا کہ کتاب شائع کرنے سے قبل اس کا ایک جزو الہلال میں شائع کر دیا تاکہ اہل رائے الفاظ پر غور کرکے ان کی صحت کے بارے میں اظہار خیال کر سکیں۔ کتاب کا یہ جزو مولانا آزاد کے اخبار الہلال کلکتہ کی ۱۸/اور ۲۵/ جون ۱۹۱۳ء کی اشاعتوں میں چھپا تھا اس کی اشاعت کے ساتھ مولانا آزاد نے ایک نوٹ لکھا جس میں مولانا دریابادی کے ذوق تصنیف کی تعریف کی لیکن جہاں انھوں نے "حظ و کرب" کے الفاظ استعمال کیے تھے اس سے اختلاف کیا۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ مولانا دریابادی اگر ان کے خیال سے متفق ہوتے تو اسے قبول کر لیتے اور اختلاف کی صورت میں بغیر کسی بحث و حجت میں پڑے ان کے خیال کو مسترد کر دیتے لیکن مولانا دریابادی نے ان کے خیال کے رد میں

ایک مضمون لکھا اس طرح جواب اور جواب الجواب کا سلسلہ چل پڑا۔ ان تمام مطبوعہ مباحث کو ڈاکٹر ابو سلمان نے یکجا کرکے یہ کتاب مرتب کر دی ہے اور اس پر ایک فاضلانہ مقدمہ بھی تحریر کیا جو بذات خود لائق مطالعہ اور لائق ۔ ہے اس میں انھوں نے صراحت کی ہے کہ ان مباحث کے مطالعہ سے چند اہم نکات پر روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً :

ہندوستانی لغت نویسوں کے فارسی لغت، الفاظ کی تحقیق، اصلاحات اور اصطلاحات کے وضع و ترجمہ کے اصول وغیرہ کے بارے میں جو مباحث آئے ہیں وہ نہایت ۔ی در زبان و ادب کا بہترین سرمایہ ہیں۔

سلسلۂ بحث ۔ ب کی فکر و نظر، اس کے شاعرانہ مقام۔ اس کی زبان، کلام کی لغوی حیثیت اور درجہ استناد اور دیگر ضمنی پہلوؤں پر فکر انگیز اور لاجواب باتیں آ گئی ہیں۔

مباحث کے دوران میں مولانا آزاد اور مولانا دریابادی کے قلم سے ایسی تحریریں منظر عام پر آئی ہیں جو طنز و مزاح اور تنقید کے شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ان تحریروں میں دونوں بزرگوں کے مزاج اور افتاد طبع، اخلاق و سیرت کے بعض پہلو بھی نمایاں ہو گئے ہیں۔

کتاب میں مولانا دریابادی اور مولانا آزاد کی تمام تحریریں جو اس بحث سے متعلق ہیں شامل کر دی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ مولانا سید سلیمان ندوی، اکبر الٰہ آبادی کی زیر بحث موضوع کے بارے میں آرا بھی دی گئی ہیں۔ ماہر القادری کا ایک مضمون "اردو ادب اور ابوالکلام آزاد" سید سلیمان ندوی کا سلسلہ وار شائع ہونے والا مضمون "عربی زبان اور علمی اصطلاحات" اس پر ابو المکارم عبد الوہاب کا استدراک بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری کا تقریباً ۵۰ صفحات پر محیط مقدمہ بھی ہے۔ جس میں بحث کے تمام پہلوؤں کا عالمانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ لسانیات، لغت اور ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ ایک نہایت مفید اور کار آمد کتاب ہے۔